السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایام ماہواری میں شعبۂ حفظ کی طالبات منزل سبق، سبقی اور پارہ سنا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات کے قائل ہیں کہ جنبی اور حائضہ عورت کے لیے تلاوتِ قرآن جائز ہے۔ ان کے استدلالات میں سے درج ذیل روایات ہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں Sامام بخاری، طبری، ابن المنذر اور داؤد ہے:

'فَافْعَلِی مَا یَفْعَلُ الحَاجُّ غَیرَ اَن لَا تَطُوفِی بِالبَیتِ حَتّٰی تَطهُرِی۔ 'صحیح البخاری، بَابٌ: تَقْضِی الحَائِضُ المَنَاسِکَ کُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ، رقم: ۳۰۵'

''یعنی ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا تو وہی کام کر جو حاجی لوگ کرتے ہیں۔ ماسوائے بیت ا کے طواف کے یہاں تک کہ تو حیض سے پاک ہوجائے۔

وجہ استدلال یہ ہے کہ یہاں اعمالِ حج سے صرف طواف کو مستثنیٰ کیا ہے جو مخصوص قسم کی نماز ہے اور اعمالِ حج ذکر، تلبیہ اور دعاء پر مشتمل ہیں جس کے عموم میں تلاوتِ قرآن بھی داخل ہے۔ اس طرح حائضہ کا تلاوت کرنا ثابت ہوگیا۔ جب حائضہ تلاوت کر سکتی ہے تو جنبی انسان کا معاملہ تو اس سے ہلکا ہے، لہٰذا وہ بھی تلاوت کر سکتا ہے۔ نیز ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے۔

کَانَ یَذکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحیَانِہٖ 'صحیح مسلم، بَابُ ذِکرِ اللّٰہِ تَعَالَیٰ فِی حَالِ الجَنَابَةِ وَغَیرِہَا، رقم: ۳۷۳، بحوالہ فتح الباری: ۱/۴۰۸، سنن ابن ماجہ، رقم: ''۳۰۲''

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں ا کا ذکر کرتے تھے۔ اس کے عموم سے استدلال ہے کہ لفظ ذکر قرآن وغیرہ سب کو شامل ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حفظ کی طالبات ماہواری کے ایام میں قرآن پڑھ سکتی ہیں لیکن یاد رہے مَسِّ مصحف ناجائز ہے۔ ''صحیح بخاری'' کے ''ترجمۃ الباب'' میں ہے:

'وَکَانَ اَبُووَائِلٍ یُرسِلُ خَادِمَتَہٗ، وَہِیَ حَائِضٌ اِلٰی اَبِی رَزِینَ فَتَاتِیہِ بِالمُصحَفِ فَتُمسِکُہٗ بِعِلَاقَتِہٖ۔'

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 103

محدث فتویٰ